حروفِ شمسی: حروفِ شمسی کی وجہ تسمیہ (الشّمس) ہے۔ عربی اسما میں بعض حروف ایسے ہیں کہ اگر ان کے شروع میں ال آتا ہے تو ان کا تلفّظ نہیں کیا جاتا اور لفظ کا اوّل حرف تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے مثلاً: الشّمس، الرّحیم، النّعمان وغیرہ۔ عربی میں ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل اور ن حروفِ شمسی ہیں۔

حروفِ قمری: حروفِ قمری کی وجہ تسمیہ (القمر) ہے۔ عربی اسما میں جن حروف سے پہلے ال لکھا جائے اور ان کا تلفّظ کیا جائے یعنی ال پڑھنے میں بھی آئے، حروفِ قمری کہلاتے ہیں مثلاً: القمر، العصر، الفجر وغیرہ۔ عربی میں ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ك، م، و، ہ اور ی حروفِ قمری ہیں۔

رسم الخط

رسم الخط سے مُراد ایسی تحریری علامات ہیں جن کو زبان سے ادا کیا جاتا ہے اور وہ اظہار و بیان کا وسیلہ بن جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انسان شروع میں اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے لیے اور اپنا مدعا بیان کرنے کی خاطر اشاروں اور مختلف نقوش سے مدد لیتا تھا۔ رفتہ رفتہ ان اشاروں اور نقوش نے باقاعدہ شکل اختیار کر لی اور یہ باقاعدہ شکل حرفوں اور لفظوں میں زبان کے رسم الخط کے طور پر متشکّل ہو کر بتدریج موجودہ شکل تک پہنچی ہے۔ بقول ڈاکٹر سہیل بخاری: ''رسم الخط مختلف آوازوں کی تحریری علامتوں یعنی حروفِ ہجا کا ایک نظام ہے۔ انسان جب زبان کی بنیادی آوازیں ایجاد کر چکا تو اسے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کی آوازوں کے سمعی روپ کو بصری روپ میں تبدیل کر کے اس کے خیالات غیر حاضر شخص تک نہ صرف صحت اور قطعیت سے پہنچائے جا سکیں، بلکہ مستقبل میں ضرورت پڑنے کے لیے محفوظ بھی کیے جا سکیں تاکہ جو بھی چاہے ان سے حسبِ ضرورت استفادہ کر سکے۔''

صَرف و نَحو

ہر زبان کی طرح اردو کے بھی کچھ اصول و ضوابط ہیں جنھیں انگریزی میں گرامر اور اردو میں قواعد کہا جاتا ہے۔ اردو زبان کے قواعد کے دو حصے ہیں: (۱) حصہ صَرف (۲) حصہ نَحو

صَرف

صرف کے لغوی معنی الٹ پھیر کرنا یا تبدیل کرنا کے ہیں۔ اس کا موضوع لفظ ہے۔ حروفِ تہجی سے تشکیل پانے والا ہر بامعنی یا باوقعت لفظ کلمہ کہلاتا ہے جو کلام یعنی جملے کا کم از کم جز و ہوتا ہے۔ گویا ہر چھوٹا بڑا جملہ کلمات سے مل کر بنتا ہے۔ کلام یا جملے میں ہر کلمے کی اپنی خاص پہچان ہے۔ جملے میں ہر کلمے کا استعمال کبھی اس کی اصل شکل میں اور کبھی مجوزہ قواعد کے مطابق اس کی شکل بدل کر کیا جاتا ہے۔ قواعد کے مطابق کلمات کی واحد، جمع، مذکر، مونث، اسم فعل اور حرف وغیرہ کی پہچان اور حسبِ ضرورت ان کی اشکال میں تبدیلی سے متعلق بحث یا مطالعہ صرف کہلاتا ہے۔ گویا صرفی اصولوں میں کلمات والفاظ ہی موضوعِ بحث ہوتے ہیں۔